رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسمانی شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی * اسسٹنٹ - مہر محمد خان

جلد ۱۰ | مطابق ۲۱ ذیقعد سنہ ۱۳۴۰ھ | یوم دوشنبہ | مورخہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو کسی قدر زکام کی شکایت ہے۔ کل (۱۴ جولائی) بھی حرارت تھی۔ مگر اپنے کام میں مشغول رہے۔ اور خطبہ جمعہ بھی حضور نے خود پڑھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثالث خدا کے فضل سے اچھے ہو رہے ہیں۔ غذا احتیاط کے ساتھ کم مقدار میں دیجاتی ہے اور ابھی چارپائی پر بیٹھنے کی بھی اجازت نہیں۔ دعا جاری رہے کہ خدا تعالیٰ کمزوری کو بھی دور کرے۔

جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم مندرجہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ایک حصہ کا فارسی میں منظوم ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح کو سنایا۔

الموعظۃ الحسنۃ

واعظ کیسے ہوں؟

میں واعظین کے متعلق دیگر ضروریات کے سوچنے میں مصروف ہوں۔ بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں۔ اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ دور کی جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ سال کا انتظام ہو گا۔ کہ تقریباً ایک دو ماہ باہر گذاریں۔ اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے قادیان آ جائیں۔ اس کام کے واسطے وہ آدمی موزون ہونگے۔ جو کہ من یتق و یصبر کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ یعنی وہ ایسے ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی ایسے بھی تو مقابلہ نہ کریں۔ جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانیوالے کلمات نکلیں جس سے فریق مخالف جوش سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔

اُٹھاتے تھے۔ اور جنگ کرتے تھے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جاکر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ قبل امتحان کے کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلینگے اب تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں۔ میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں۔ کہ وہ عمدہ آدمی ہیں۔ اور صابر اور شاکر ہیں۔ لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے۔ کہ ان کے واسطے قوت لایموت کا فکر کریں۔ گو ہر جگہ جہاں وہ جائینگے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے۔ جو اخوت اسلامی کے واسطے ضروری ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کرینگے۔ سگ پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ واعظ ایسے ہونے چاہئیں۔ جن کے معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑا دں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں۔ جس طرح کوئی گھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے۔ مفسدہ پردازوں سے الگ رہیں۔ جب کسی گاؤں میں جائیں۔ وہاں دو چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں۔ اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں۔ جہاں مناسب جانیں۔ وہاں تقسیم کردیں ...... واعظین کے واسطے ضروری ہوگا کہ اپنی ہفتہ وار رپورٹ یہاں بھیجدیا کریں۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ)

(حضرت مسیح موعودؑ)

اخبار احمدیہ

چندہ خاص کی آمد چندہ خاص ۱۲ تا ۱۷ ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

نقد ۶ – ۱۳ – ۳۲۲۴۸

تبدیلی ۰ – ۰ – ۸۶۰۱

وضع از تنخواہ ۰ – ۱۰ – ۴۲۰۵

میزان ۶ – ۱۳ – ۴۵۴۷۴

ناظر بیت المال قادیان

تصحیح

مورخہ ۲۲ر جون کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے چند سوالوں کے جو جواب چھپے ہیں۔ ان میں ایک جواب کی کچھ عبارت غلطی سے درست نہیں چھپی۔ اصل میں وہ عبارت جو صفحہ ۴ کے کالم ایک کی سطر ۲۰ سے شروع ہوتی ہے۔ یوں ہے۔ "تو آسان بات ہے۔ ایک وقت میں کئی کئی سو میل کے فاصلہ پر دس پندرہ میڈیمز کو سلا کر روحیں بلوائی جائیں اور پہلے بتایا نہ جائے۔ مگر اس وقت صرف ایک ہی آدمی کی روح بلانے کے لئے کہا جائے۔ آپ دیکھینگے۔ کہ قریباً سب کے سب وہ مردہ روح آجائیگی۔ اور سب سے ایک سوال کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگ ان سوالوں کا الگ الگ جواب دینگے"

شاہ مسکین میں احمدیہ جلسہ

الحمد للہ کہ انجمن احمدیہ بیعینی شرقپور کی شاخ شاہ مسکین کا جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور خدا کے فضل سے اتمام حجت علی المخالفین پوری طرح سے کی گئی۔ ۳ر جولائی کو خاکسار کی تقریر وفات مسیح پر شرح و بسط سے ہوئی۔ بعد ازاں مخالفین سے دو تین گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی۔ پولیس کا چونکہ انتظام تھا۔ امن رہا ورنہ سُنا گیا ہے۔ کہ بعض شریر محض فتنہ کی غرض سے بحث کو آئے تھے۔ ۴ر جولائی کو کوئی غیر احمدی مناظرہ آیا۔ قاضی عبد اللطیف صاحب لاہوری کی تقریر ختم نبوت پر ہوئی۔ اور بعد ازاں مولوی جلال الدین صاحب مبلغ ضلع فیروزپور کی تقریر صداقت مسیح موعودؑ پر ہوئی۔

محمد عبد العزیز۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ بیعینی۔

درخواست دعا

ایک خاص مقصد کے لئے جملہ ناظرین کرام اخبار الفضل و سیکرٹری صاحبان انجمن احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا خاص کی جائے .... تاکہ یہ خاکسار اپنے مقصد میں خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہو

نماز جنازہ

میر غلام رسول احمدی از مقام کاٹھ پورہ کولگام ماسٹر رکن الدین صاحب احمدی پریزیڈنٹ جماعت فیروز والہ ۸ر جولائی ۱۹۲۲ء بقضاء الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

محمد شریف سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروز والہ۔

(۲) سہارنپور سے مولوی عبد العزیز صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ کہ ۴ر جولائی ۱۹۲۲ء بوقت ۵ بجے شام مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب احمدی سہارنپوری بعمر قریباً ۶۵ سال وفات پاگئے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ مرحوم کو حضرت مسیح موعودؑ سے بڑی محبت تھی۔ اور تبلیغ احمدیت کا خاص جوش تھا ٭

نئے معاصرین

بشارت دہلی سے اس نام کا ایک ہفتہ وار مسلمان اخبار شایع ہوا ہے جس کے چار پانچ نمبر اسوقت تک ہمارے پاس پہنچے ہیں۔ جیسا کہ آجکل کے دوسرے اخبارات نے اپنی غرض و غایت سیاست کو قرار دے رکھا ہے۔ اسی طرح اس اخبار کا بھی اصل مقصد سیاسی معاملات پر خامہ فرسائی کرنا اور مسلمانوں کو گاندھی جی کی ہدایات کا پابند بنانا ہے۔ سیاسی معاملات پر بحث کرنا کوئی بُری بات نہیں۔ اگر خواہ مخواہ اور ہر معاملہ میں گورنمنٹ کی مخالفت کی غرض نہ ہو۔ لیکن حیرت ہوتی ہے کہ مسلمان اخبار مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے۔ جو تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ اور کیوں اسلام کی خوبیوں اور صداقتوں کو دنیا میں نہیں پھیلاتے۔ جو ان کا اصل فرض ہے۔ اور جس سے وہ سیاست میں پڑ کر دن بدن زیادہ غافل ہو رہے ہیں۔ اگر مسلمان اخبار اس کے لئے کوشش کریں۔ تو ان کے لئے کام کرنے کا بہت وسیع میدان ہے۔

مذکورہ بالا اخبار ۱۸×۲۲ کے چار صفحہ پر شائع ہوتا ہے اور سالانہ قیمت پندرہ ۱۵ روپے رکھی گئی ہے۔

اجیت یہ سکھوں کا اردو اخبار ہے جو امرتسر سے ہفتہ میں دوبار شایع ہونے لگا ہے جس کے ایڈیٹر صاحب پرانے اخبار نویس ہیں۔ یہ اخبار کھلی تحریک کا حامی ہے اور اپنے مخالفین پر سختی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء

ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام

(نمبر ۳)

گذشتہ پرچہ میں ادنیٰ اقوام ہند میں تبلیغ اسلام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ جب تک مسلمان حضرت مسیح موعود کو قبول کر کے خود سچے مسلمان نہ بنیں۔ اور تعلیم اسلام سے واقفیت حاصل نہ کریں۔ اسوقت تک دوسروں کو مسلمان بنانا اور صداقت اسلام کا قائل کرنا ان کے لئے ناممکن ہے۔ یہ بالکل صحیح اور درست بات ہے۔ لیکن اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر چکے۔ اور حقیقت اسلام پر مطلع ہو چکے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں اور اسے سرانجام دیں ؎

اسمیں شک نہیں کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے حتی الامکان تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ اور ادنیٰ اقوام کی اصلاح سے بھی غافل نہیں۔ جس کا دوسروں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ ہمعصر پیسہ اخبار (۶ جولائی) "اچھوتوں کو مسلمان بناؤ" کے عنوان سے ایک نوٹ میں لکھتا ہے:۔ "اسوقت ہندوستان میں اشاعت اسلام کا کام صرف فرقہ احمدیہ یا اکا دکا غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے" لیکن اسمیں بھی شک نہیں کہ اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کے لئے جیسی کوشش اور سعی کی ضرورت ہے۔ ویسی تا حال عمل میں نہیں آئی۔ اسی امر کو محسوس کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال تبلیغ اسلام کے متعلق ہدایات ارشاد فرماتے ہوئے ادنیٰ اقوام میں اشاعت اسلام کے بارے میں خاص تاکید فرمائی تھی چنانچہ حضور نے فرمایا تھا

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" میں عموم کے لحاظ سے سب انسان آ گئے۔ ان کو پیغام الٰہی پہنچانا ہمارا کام ہے۔ پس کسی قوم اور کسی فرقہ کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھا جائے مبلغ کا کام پہنچانا ہے۔ اور جس کو پہنچانے کے لئے کہا جائے اسے پہنچانا اس کا فرض ہے اسے یہ حق نہیں کہ جسے ذلیل سمجھے۔ اسے نہ پہنچائے۔ اور جسے معزز سمجھے اُسے پہنچائے۔ مگر ہمارے مبلغوں میں یہ نقص ہے کہ وہ ادنیٰ اقوام۔ چوہڑوں۔ چماروں میں تبلیغ کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ بھی خدا کی مخلوق ہے اسے بھی ہدایت کی ضرورت ہے۔ ان کو بھی تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور سیدھے رستہ کی طرف لانا چاہیئے۔ عیسائیوں نے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اس سے زیادہ ہندوستان میں ایسی اقوام کے لوگوں کو عیسائی بنا لیا ہے۔ جتنی ہماری جماعت کی تعداد ہے اور اب ان لوگوں کو کونسل کی ممبری کی ایک سیٹ بھی مل گئی ہے۔ ہمارے مبلغ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ حالانکہ ان لوگوں کو سمجھانا بہت آسان ہے۔ ان کو انکی حالت کے مطابق بتایا جائے کہ دیکھو تمہاری کیسی گری ہوئی حالت ہے۔ اسکو درست کرو اور اپنے آپ کو دوسرے انسانوں میں ملنے جلنے کے قابل بناؤ۔ اس قسم کی باتوں کا ان پر بہت اثر ہوگا۔ اور جب انہیں اپنی ذلیل حالت کا احساس ہو جائیگا۔ اور اس سے نکلنے کا طریق انہیں بتایا جائیگا۔ تو وہ ضرور نکلنے کی کوشش کرینگے اور انکو کسی مذہب کے قبول کرنے میں سوائے قومیت کی روک کے اور کوئی روک نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنی قوم کو چھوڑ دیا۔ تو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔ ہمارے ہاں جو چوہڑیاں آتی ہیں تبلیغ کرنے پر کہتی ہیں۔ ہم مسلمان ہی ہیں۔ مگر ہم اپنی قوم کو کیونکر چھوڑ دیں۔ یہ روک اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ دس پندرہ بیس گھر اکٹھے کے اکٹھے مسلمان ہو جائیں۔ اور ان کی قوم کی قوم بنی رہے جیسا کہ یہ لوگ جب عیسائی ہوتے ہیں۔ تو اکٹھے ہی ہو جاتے ہیں پس ان میں تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور سخت ضرورت ہے۔ اگر ہم ساری دنیا کے لوگوں کو مسلمان بنا لیں۔ مگر ان کو چھوڑ دیں۔ تو قیامت کے دن خدا کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ چوہڑے چمار تھے۔ اسلیئے ہم نے انکو مسلمان نہیں بنایا۔ خدا تعالیٰ نے انکو بھی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ دماغ ہاتھ۔ پاؤں اسی طرح دیئے ہیں۔ جس طرح اوروں کو دیئے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کا غلط استعمال کر کے انہیں خراب کر لیا ہے۔ اگر ان کی اصلاح کر لی جائے۔ تو وہ بھی ویسے ہی انسان بن سکتے ہیں جیسا کہ دوسرے۔ چنانچہ مسیحیوں میں بعض چوہڑوں نے تعلیم پا کر بہت ترقی کر لی ہے۔ ان کے باپ دادا عیسائی ہو گئے۔ اور اب وہ علم پڑھ کر معزز عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور معزز سمجھے جاتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کی اصلاح کر لی جائے تو یہ بھی اوروں کی طرح ہی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہمارے مبلغوں کو اس طرف بھی خیال کرنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں میں بھی تبلیغ کرنی چاہیئے"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پیش کرنے کے بعد ضرورت نہیں۔ کہ جماعت کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے کچھ اور کہا جائے۔ ہاں اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ مذکورہ بالا سطور میں "مبلغ" کا جو لفظ آیا ہے۔ اور "مبلغوں" سے جو خطاب کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام صرف انہی لوگوں کا ہے۔ جو سلسلہ کی طرف سے کلیۃً تبلیغ کے کام پر لگائے گئے ہیں۔ بلکہ ہر ایک احمدی سے یہ خطاب ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اپنے متعدد ارشادات میں بیان فرما چکے ہیں۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو احمدی کہلاتا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے۔ مبلغ ہے۔ اور اس کا اولین فرض تبلیغ اسلام ہے۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو اس فرض کی ادائگی کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ اور ایک حصہ اس کے بجا لانے میں مصروف ہے۔ لیکن ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ جہاں ہماری جماعت کے ایک بڑے حصہ کو تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ وہاں ان اصحاب کو جو اس کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ اپنے حلقہ عمل میں ادنیٰ اقوام کو بھی شامل کرنے کی حاجت ہے اسلیئے ہم بڑے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے لوگوں کو

تحریک کریں گے۔ کہ جہاں جہاں وہ ہوں۔ وہاں کی ادنیٰ اقوام کو تبلیغ کرنا بھی اپنا ایسا ہی فرض سمجھیں۔ جیسا اور لوگوں کو تبلیغ کرنا۔ ان سے احسان و مروت کے ساتھ پیش آئیں۔ ان کو ان کی ابتر اور انسانیت سے گری ہوئی حالت کا احساس کرائیں۔ اسلام قبول کرنے پر انہیں مسلمانوں میں جو عزت حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ بتائیں اور اسلام ان کی زندگی پر جو اثر ڈالیگا۔ وہ سمجھائیں۔ تو امید ہے۔ کہ ان کو اپنی اصلاح کا خیال پیدا ہو گا۔ اور بڑی خوشی سے اسلام قبول کر لینگے ⁂

اس بارے میں ہم تبلیغی سکرٹری صاحبان کو خاص طور پر متوجہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ان لوگوں کو تبلیغ کرنے کا بھی انتظام کریں۔ اور اپنی رپورٹوں میں اس امر کو بھی بیان کیا کریں۔ کہ ادنیٰ اقوام میں تبلیغ کے لئے کس قدر کوشش کی گئی اور اس کے ظاہری نتائج کیا برآمد ہوئے ⁂

موپلے اور آریہ سماج

آریہ صاحبان نے فسادات موپلہ کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کو تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اشتعال دینے کی جو کارروائی شروع کر رکھی ہے۔ اسے ہندو مسلم اتحاد کے لئے خطرناک حرکت سمجھتے ہوئے ہم نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کو اس زہریلے اثر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آریہ اخبار پرکاش (۹ جولائی) اسے "یک طرفہ فیصلہ اور ہندو مسلم اتحاد میں رخنہ اندازی" قرار دیتا ہوا لکھتا ہے:-

"ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ نہ ہی ایڈیٹر صاحب الفضل نے وہاں جانے کی تکلیف گوارا کی۔ اور نہ ہی کوئی احمدی ڈیپوٹیشن وہاں تحقیقات کے لئے گیا۔ لیکن پھر بھی معلوم ہم ہندوؤں کی بے کس حالت پر ہمدردی کے آنسو بہانے کی بجائے زخموں کی ہستی سے انکار کو سطر (؟) اس اخبار نے اسلام کی برتری سمجھی ہے"

لیکن ہمیں اس کا افسوس نہ ہونا بلکہ بڑا افسوس ہے کہ معاصر مذکور نے ہماری تحریر سے غلط نتیجہ نکالا ہے۔ موپلوں کی طرف سے بعض ہندوؤں کو جو تکالیف پہنچی ہیں۔ ان سے ہمیں انکار نہیں۔ اور نہ ہم موپلوں کی ان حرکات کو جائز اور درست سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایسی باتوں کو قابل نفرت قرار دیتے ہیں چنانچہ ہمارے امام علیہ السلام نے اس بارے میں ایسے کھلے الفاظ میں نفرت کا اظہار فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں سے بھی کسی نے اس طرح نہیں کیا۔ جو اپنے آپ کو ہندو مسلم اتحاد کے بانی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:-

"موپلوں کی جو کارروائی ہے۔ اس پر زور سے اعتراض کرنا چاہیئے۔ کہ ان کا فعل خلاف شریعت ہے، یہ طریق درست نہیں کہ اگر کسی سے جرم ہو۔ تو اس کو نظر انداز کیا جائے۔ اور نہ صرف نظر انداز بلکہ مجرموں کی تائید اور ہمدردی کی جائے۔ اس طرح جرم سے نفرت نہیں رہتی"

(الفضل ۵- جنوری ۱۹۲۲ء)

جس جماعت کے واجب الاطاعت امام کا مجرم موپلوں کے متعلق یہ ارشاد ہو۔ اس کے آرگن (الفضل) کی نسبت یہ کہنا کہ وہ "مظلوم ہندوؤں کے زخموں کی ہستی سے انکار" کر رہا ہے۔ اپنی ناواقفیت کا ثبوت دینا ہے ⁂

ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ فرضی اور مبالغہ آمیز قصے بیان کر کے ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف اشتعال نہیں دلانا چاہیئے۔ بے شک ہم مالابار نہیں گئے۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب پرکاش آریہ کارکنوں سے سن کر وہاں کے قصوں پر یقین کر سکتے ہیں۔ تو ہم مسز نائیڈو اور دیگر معزز اصحاب کی ذاتی شہادت پر جو خود ہندو ہیں۔ آریہ صاحبان کے بیانات کو کیوں مبالغہ آمیز قرار نہیں دے سکتے۔ پھر جبکہ آریوں کے بیانات کے بیشتر حصوں کی تصدیق سرکاری اطلاعات سے بھی نہیں ہوتی۔ حالانکہ خیال کیا گیا تھا۔ کہ ان کی غرض ہندو مسلم اتحاد کو توڑنا ہے۔ اور سرکاری ذرائع معلومات انکی نسبت بلاشبہ بہت زیادہ وسیع ہیں۔ اب بھی ہم آریہ صاحبان سے یہی کہینگے کہ وہ اتفاقات میں رنگ آمیزی سے پرہیز کریں تاکہ ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف بُرے جذبات نہ پیدا ہوں ⁂

ہندوؤں میں بیوہ کی شادی

حالات زمانہ نے ہندو دھرم پر جس قدر اثر ڈالا ہے۔ اور خود ہندو اس کے اصول میں جس قدر تغیر و تبدل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ ہندو مذہب کے متعلق اخبار سناتن دھرم پرچار امرتسر (یکم جولائی) کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے:-

"چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ چھوت چھات فضول ہے۔ ستی پرتھا درست نہیں ہے، بدھواہ بواہ (بیوہ کی شادی) ہونا چاہیئے"

یہ خیالات چند لوگوں کے نہیں۔ بلکہ بالفاظ سناتن دھرم پرچارک ہندوؤں کی "بہت زیادہ تعداد دل سے خواہش رکھتی ہے کہ" پرانی زنجیروں کو اب توڑ دیا جائے۔ زمانہ ترقی کا ہے۔ کم سے کم چھوت چھات تو ترک ہونی چاہیئے۔ اور بدھواہ بواہ جاری کر دیا جائے۔"

اب تک ہندوؤں کے دوسرے فرقے آریہ سماج۔ برہمو سماج دیو سماج وغیرہ کی طرف سے اس قسم کے خیالات کا اظہار ہوتا تھا اور کسی حد تک ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے رہے ہیں لیکن اب سناتنی ہندوؤں میں بھی ان باتوں پر عمل کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور کا ہی بیان ہے کہ حال میں لاہور کے کئی ایک معزز ہندوؤں نے "چھوت چھات پر لات ماردی ہے۔ اور "جاتی سدھار براہمن مہا سبھا مظفر نگر و سہارنپور" نے اعلان کیا ہے کہ برہمن۔ چھتری۔ ویش میں سے جس کا جی چاہے۔ اپنی قوم کی بدھوا سے بے خوفی کے ساتھ پُنر بواہ (دوسری شادی) کر لے۔ کسی کو کسی پر اعتراض یا انگشت نمائی کرنے کا حق حاصل نہ ہو گا"

بیوہ کی شادی کے خلاف آج تک ہندوؤں نے بہت زور لگایا۔ لیکن آخر انہیں ہتھیار ڈالنے ہی پڑے۔

یہ بھی اسلام کی صداقت اور خوبی کا ثبوت ہے۔ کہ آج جن باتوں کو دوسرے مذاہب کے لوگ مدتوں ٹھوکریں کھا کر اور اپنے مذہب کی خلاف ورزی کر کے عمل میں لانے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ وہ اسلام میں پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ خود مسلمان ان صداقتوں کی خلاف ورزی کر کے قعر مذلت میں گر رہے ہیں ⁂

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۳ر جون ۲۳ء عصر)

ایک مبشر رؤیا

فرمایا کہ آج رؤیا میں میری زبان پر یہ جاری ہو گیا۔ آج بہت سی بشارتیں ترقی اسلام کے متعلق ملی ہیں۔ یہ اصل الفاظ نہیں۔ بلکہ اس مضمون کا خلاصہ ہے۔ جو میری زبان پر جاری تھا۔

ہر جگہ کے لوگ خود مباحثہ کیا کریں

فرمایا فیروز پور میں منشی فرزند علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان ایک مباحثہ ہوا ہے (مسکرا کر فرمایا) بات تو اچھی ہے۔ ہر جگہ کے مقامی لوگ بحث مباحثوں میں حصہ لیا کریں۔ اور مولویوں کا پیچھا چھوڑیں۔ تاکہ یہ کام بڑھے اور زیادہ مفید کام ہو سکے۔

ایک نیا طریق تبلیغ

فرمایا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس بات کا تجربہ کیا جائے۔ کہ ایک علاقہ منتخب کر کے تمام زور اسی پر صرف کر دیا جائے۔ اور جب تک وہ پورے طور پر صاف نہ ہو جائے اسکو نہ چھوڑا جائے۔ اس جنگ کے دوران میں ایک جرنیل نے یہ طریق ایجاد کیا تھا۔ کہ وہ تمام کا تمام توپ خانہ ایک محاذ پر جمع کر دیتا تھا۔ اور آگے پیچھے کر کے اس ترتیب سے گولہ پھینکواتا تھا کہ دس دس میل تک زمین ایسی ہو جاتی تھی جیسے غاریں پڑ جاتی ہیں۔ اس کا مقابلہ دوسرے نہیں کر سکتے تھے یہ جرنیل آخری وقت میں اٹھا تھا۔ اس لئے اس کے طریق جنگ کی پوری تحقیق نہیں ہو سکی کہ مفید ہے یا غیر مفید۔ ولایت کے اخباروں میں اس کے متعلق بڑے لمبے مضامین شائع ہوا کرتے تھے۔ اگر اس طریق پر تبلیغ کی جائے تو شاید مفید ہو۔ یہاں کے لوگ بھی ہوں اور باہر سے بھی لوگ بلائے جائیں۔ جو تبلیغ کر سکتے ہوں۔ اور وہ سب ایک ضلع میں پھیل جائیں۔ پھر شاید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجودہ صورت کی نسبت زیادہ مفید نتیجہ برآمد ہو۔

صاف ستھرے شخص کے ہاتھ کا کھانا

ایک صاحب نے عرض کیا کہ کیا چوڑے کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے۔ اگر وہ صاف ستھرا ہو۔ اور کوئی غلاظت یا مردہ چیز اس کے جسم اور لباس پر نہ ہو۔ فرمایا صاف آدمی کے ہاتھ سے چیز کھانا جائز ہے۔ البتہ غیر اہل کتاب کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانی منع ہے۔

سوال ہوا۔ کہ ہندو اور سکھ کے ہاتھ کی پکی ہوئی کھانا جائز ہے۔ فرمایا ہندو اہل کتاب ہیں اور سکھ بھی کیونکہ وہ مسلمانوں ہی کا بگڑا ہوا فرقہ ہیں۔

سوال ہوا کہ سکھ جھٹکا کرتے ہیں۔ فرمایا وہ ناجائز ہے۔ اہل کتاب کے ساتھ کھانے کے یہ معنے نہیں کہ جو چیزیں شریعت اسلام میں ناجائز ہے وہ بھی ان کے ساتھ کھانے سے جائز ہو جاتی ہیں۔

(۲۶ر جون ۲۳ء ظہر)

بعض مشہور کتب کے متعلق رائے

فرمایا میرے ذوق میں فتوحات مکیہ بہت عمدہ کتاب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ایک حصہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ فرمایا یہ تو ٹھیک ہے کہ بعض حصے اس کے سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن وہ دوسرے مقامات میں جا کر ان کی تشریح خود ہی کر دیتے ہیں۔

فرمایا ابن جنی کی کتاب۔ خصائص بڑی لطیف کتاب ہے۔ اور آداب اللغۃ العربیۃ بھی بہت ہی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ اس کے مصنف نے عربی زبان اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور خضری تاریخ میں بہت اعلیٰ درجہ کا انسان ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میں اور مسیح ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسی طرح ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اور خضری کا دماغ دونوں ایک ہیں۔ البتہ ہمیں ایک نقص ہے کہ وہ لمبی محنت نہیں کر سکتا۔

مسلمان اور عیسائی مورخین

اس کی کتاب کے اگر ٹکڑے ٹکڑے پڑھے جائیں تو اچھا اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساری کتاب پڑھی جائے۔ تو مجموعی طور پر یہی اثر پڑتا ہے۔ کہ ہمارے اسلاف کے کارنامے کچھ اعلیٰ درجہ کے نہ تھے اور یہ نہیں ہوتا کہ پڑھنے والے پر یہ اثر ہو۔ کہ ہمارے اسلاف کی کچھ روایات ہیں جنکو ہمیں قائم رکھنا ہے۔ لیکن یورپین مورخوں نے اس بات کا خیال رکھا ہے۔ وہ اپنی تاریخ لکھتے ہیں تو اپنے اسلاف کو اتنا بڑا کر کے دکھاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والے پر ان کی شخصیت کا رعب پڑتا ہے۔ اور خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ہمیں بھی ایسا ہی بننا چاہیئے۔ مگر مسلمان مورخ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے زمانہ کو چھوڑ کر تاریخ میں یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارے اسلاف بڑے نکمے تھے عیسائیوں نے جو طریق اختیار کیا وہ درست ہے۔ کیونکہ تاریخی طور پر جب تک آئندہ نسلوں پر یہ اثر نہ ڈالا جائے کہ تمہارے اسلاف کے یہ کارنامے ہیں۔ اور ان کی یہ روایات ہیں اور تمہیں ان روایات کو محفوظ رکھنا ہے۔ اس وقت تک تاریخ کا فائدہ نہیں مرتب ہو سکتا۔

روحانی ترقی کا میدان

یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت اس میدان میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا نے آئندہ کے متعلق بھی گواہی دیدی کہ آپ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ پیغامی یہی کہکر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں کہ انکے رسول کریم کے بعد امت محمدیہ میں نبی نہیں آ سکتا ہے۔ اور مسیح موعودؑ ابوہریرہ سے بھی کم درجہ کے ہیں۔ یہ دلیل اب تو لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا سکتی ہے۔ مگر آئندہ زمانہ میں پیغامیت کو کھا جانے والی ہو گی۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں۔ کہ ایک کو بڑھا دیا جائے۔ اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ ہاں خوبی یہ ہے کہ موقع سب کو دیا جائے پھر آگے جو بڑھ جائے۔

(۲۶ر جون ۲۳ء عصر)

طبری کے پڑھنے کا طریق

شیخ عبد الرحمن صاحب مصری نے کہا۔ طبری سے صحیح روایات معلوم کرنے کا کیا گر ہے۔ فرمایا جس طرح بائبل کے مصنف چار ہیں۔ اسی طرح طبری کے بھی چار سلسلے چلتے ہیں۔ جن میں سے دو بڑے سلسلے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جس بات کو وہ ثابت کرنا چاہتے

اس کے متعلق روایتیں جمع کر دیتا ہے۔ اور اس کے مخالف روایتوں کو بھی جمع کرتا ہے۔ لیکن اپنے مخالفین کے گروہ حجۃ اللہ وغیرہ کا گروہ ہے۔ اس کے راویوں کی روایتوں کو بغیر تائید چھوڑ دیتا ہے۔ علاوہ ازیں چالیس پچاس صفحات کے بعد اشارہ بھی کر دیتا ہے۔ مثلاً عمر ابن العاص کے متعلق اس نے یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ وہ شریر تھے۔ اور حضرت عثمان کے بدخواہ تھے۔ اس کے لئے جہاں وہ ایک یہ روایت لائیگا۔ کہ حضرت عثمان عمرو ابن العاص سے بدظن ہو گئے۔ وہاں دوسری طرف وہ یہ روایتیں لائیگا۔ کہ آخر تک حضرت عثمان اس پر حسن ظن رہے۔ اور عمرو ابن العاص آخر تک ان کے خیر خواہ رہے۔

بغیر باپ کے پیدا ہونا

فرمایا۔ مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ امریکہ میں ایک نیا علم نکلا ہے۔ اور تجربہ سے کامیاب ثابت ہو رہا ہے کہ بغیر باپ کے اولاد ہو سکتی ہے۔ اگر یہ علم پورے طور پر تجربہ میں آ جائے تو اس سے ہماری تائید ہوگی۔ اور مسیح ناصری کی خدائی پر چھری پھر جائیگی۔ اور ساتھ ہی مولوی محمد علی کی مجددیت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ جو انہوں نے کہا کہ مسیح کی حیات کے عقیدے کو مرزا صاحب نے توڑا۔ اور اسکی خدائی کے دوسرے رکن یعنی بے باپ پیدا ہونے کے عقیدے کو میں توڑتا ہوں۔ حالانکہ حضرت صاحب نے بے پدر ولادت مسیح کو اپنے عقائد میں سے لکھا ہے

(۱۰ر جون ۲۲ء عصر)

آئینہ صداقت کا جواب

مولوی محمد علی صاحب نے آئینہ صداقت کے خلاف جو ایک رسالہ "حقیقت اختلاف" نام کا لکھا ہے۔ اور ابھی شائع نہیں ہوا تھا اس کے ذکر میں فرمایا۔ یہ مسئلہ باقی تھا۔ نبوۃ وغیرہ مسئلہ پر تو خوب بحث ہو چکی ہے۔ اس بحث سے تاریخ سلسلہ مکمل ہو جائیگی۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ انجمن میں جو اختلاف وغیرہ ہوا کرتے تھے ان کا ذکر کرینگے۔ مگر اس کتاب میں مندرجہ واقعات سے انکار نہیں کر سکینگے۔ خواہ مولوی محمد علی صاحب مخالفت میں کتنے ہی حد سے بڑھ چکے ہوں۔ تاہم ان واقعات کی تردید کرنا مشکل ہے۔ اور انکا جواب ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حضرت صاحب پنجابی کا ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص اپنے کھیت کی باڑ لگاتا تھا۔ دوسرے شخص نے کہا کہ بھئی ٹیڑھی باڑ کیوں لگاتے ہو۔ سیدھی کر کے لگاؤ۔ اس نے کہا تم نے بھی تو اپنی لڑکی کا نکاح کیا ہی تھا۔ پہلے نے کہا ان دونوں باتوں کا تعلق کیا ہے۔ دوسرے نے جواب دیا۔ باتوں ہی سے باتیں نکلتی ہیں۔ اسی طرح مولوی صاحب نے اصل واقعات کو چھوڑ دیا ہوگا۔ اور اور نکتوں میں پڑ گئے ہونگے۔ (الفضل) واقعات نے مولوی صاحب کے جواب کو ایسا ہی ثابت کیا۔

(۱۱ر جون ۲۲ء ظہر)

احمدی باپ کی اولاد

ایک مخلص اور قدیم احمدی جو فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی اولاد کی مذہبی نگرانی اور عام حالت کی اصلاح کے متعلق وہاں کے ایک احمدی کارکن سے ارشاد فرمایا کہ مرحوم بہت مخلص اور قدیم احمدی تھے۔ ان کے بیٹوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ لڑکے جماعت کی امانت ہوتے ہیں اگر خراب ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری وہاں کی جماعت پر عاید ہوتی ہے۔

دعوۃ کے ذریعہ تبلیغ

مستری الٰہ بخش صاحب احمدی امرتسر نے ایک احمدی خاتون کے طریق تبلیغ کے متعلق عرض کیا کہ وہ مستورات کو اپنے مکان پر بلاتی ہیں۔ ان کے لئے کچھ چائے وغیرہ تیار کرتی ہیں۔ اور ان کو وعظ بھی کرتی ہیں۔

فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب دیکھا کہ لوگ آپؐ کی بات نہیں سنتے۔ تو آپؐ نے خیال فرمایا کہ یوں نہیں سنتے۔ تو دعوۃ کے ذریعہ سنینگے چنانچہ یہ طریق اختیار کیا گیا۔ مگر لوگوں نے اس کے مقابلہ میں یہ صورت اختیار کی کہ کھانا کھا کر چلے جاتے تھے۔ اور آپ کی بات سننے کے لئے نہ ٹھرتے تھے۔ حضرت علیؓ جو اس وقت بچے تھے انہوں نے عرض کیا کہ میں ایک طریق عرض کرتا ہوں۔ اس طرح یہ لوگ سن لیا کرینگے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ پہلے نصیحت فرمائیں اور بعد میں کھانا پیش کریں۔ اسطرح لوگ سنتے تھے گو پیچ و تاب کھاتے تھے۔

فرمایا مادی دعوۃ بھی روحانی دعوۃ کے لئے ایک ذریعہ ہو جاتی ہے۔ جب اس دعوۃ کے ذریعہ لوگوں سے تعلقات قائم ہونگے۔ تو وہ باتیں بھی سن لینگے۔

ہندوؤں میں تبلیغ

حضور نے مستری صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا آپ ہندوؤں میں بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ مستری صاحب نے عرض کیا کہ ابھی اس طرف توجہ نہیں کی اب انشاء اللہ ان کو بھی تبلیغ کرینگے۔ فرمایا ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ آخر یہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ایک حصہ ہندوؤں میں تبلیغ کرنے کے لئے وقف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تجربہ ہوا ہے کہ ہندوؤں میں سے آنے والے سوائے شاذ و نادر کے زیادہ مخلص ہوتے ہیں۔ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمان انہی میں سے آئے ہوئے ہیں۔ جو مسلمان باہر سے ہندوستان میں آئے ہیں وہ بہت تھوڑے ہیں۔ مسلمانوں نے جب سے یہ خیال کیا کہ ہندو مسلمان نہیں ہو سکتے۔ تب سے وہ مسلمان ہونا بھی بند ہو گئے۔ ایسا خیال کرنے والوں نے یہ نہ سمجھا کہ اتنے مسلمان جو ہوئے ہیں۔ وہ انہی میں سے ہوئے ہیں۔ جس طرح تازہ بارش کا پانی پڑ کر گندا پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مذہب میں نئے لوگ داخل ہو کر نیا جوش اور نئی زندگی لاتے ہیں۔ کیونکہ پرانے لوگوں میں مذہب سے تعلق محض رسم کے طور پر رہ جاتا ہے۔

(۱۱ر جون ۲۲ء عصر)

جزیہ لینے پر ایک نیا اعتراض

مولوی مطیع الرحمن بنگالی متعلم بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور نے ہندوؤں کا اعتراض پیش کیا۔ کہ وہ کہتے ہیں مسلمانوں نے غیر مسلم اقوام پر جزیہ مقرر کر کے انہیں جنگ سے رہائی دیدی اور اس طرح ان کو بزدل بنا دیا۔

فرمایا۔ Conscription (لازمی فوجی خدمت) جزیہ ادا کرنے پر موقوف ہوتی تھی۔ نہ کہ ان کو جنگ ہی سے روک دیا جاتا تھا۔ مسلمان تو جنگ کے لئے مجبور کئے جاتے تھے۔ مگر غیر مسلم

مجبور نہ کئے جاتے تھے۔ موجودہ طریق حکومت میں قابلِ اعتراض بات ہے۔ کہ والنٹیئر قبول نہیں کئے جاتے۔ حالانکہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ غیر اقوام و مذاہب کے لوگ مسلمانوں کی طرف سے جنگ میں شامل ہوتے تھے۔

سوال۔ کیا وہ لوگ جو جنگ میں شامل ہوتے تھے۔ ان کو جزیہ معاف کر دیا جاتا تھا۔ فرمایا۔ جنگ کے باوجود جس قسم کے ٹیکس مسلمان دیتے تھے۔ بعض ان کو بھی دینے پڑتے تھے۔ بعض مسلمان بادشاہوں نے جزیہ معاف بھی کر دیا تھا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کے وقت کی ایسی کوئی مثال مجھے معلوم نہیں۔ میں نے (نائب ایڈیٹر) عرض کیا۔ کہ یہ صورت اعتراض نئی ہے۔ پہلے تو یہ اعتراض تھا کہ جزیہ لیا ہی کیوں جاتا تھا۔ اب یہ اعتراض ہے۔ کہ جزیہ لیکر ان کو فوجی خدمت سے محروم کر کے بُزدل بنا دیا۔

فرمایا۔ لوگوں کا یہی حال ہے بارش ہو تو کہتے ہیں کیچڑ ہو گیا۔ نہ ہو۔ تو کہتے ہیں کہ گرمی ستاتی ہے۔ یا مثلاً ایک شخص کو کام کے لئے کہا گیا۔ تو اس نے کہدیا میں بھوکا ہوں۔ جب کھانا کھانے کے بعد کہا تو کہدیا پیٹ بھرا ہُوا ہے۔ دونوں صورتوں میں کام کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب کے متعلق مخالف اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ جب یہ پیشگوئی کرتے ہیں۔ تو یہی کہ فلاں مر جائیگا فلاں پر یہ آفت آئیگی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو زندہ رکھ کر آپ کی صداقت کا نشان دکھایا تو یہ اعتراض کر دیا۔ کہ یہ مرا کیوں نہیں۔ گویا اگر کوئی مرتا ہے۔ تو اعتراض کہ کیوں مرتا ہے۔ اور اگر کوئی زندہ رہتا ہے۔ تو بھی اعتراض کہ کیوں نہیں مرتا۔

حبسِ دم اور توجہ کا خدایابی سے تعلق نہیں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبسِ دم وغیرہ کا خدایابی سے کیا تعلق ہے فرمایا کچھ تعلق نہیں۔ میں نے غور کیا ہے۔ کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے۔ اور انھوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں۔ اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے۔ تو اس شک و اشتباہ کو دُور کرنے کے لئے اولیاء اُمت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا۔ تاکہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔ جیسا علم کلام سے فلسفہ کا تعلق نہ تھا۔ مگر عوام کو دین سکھانے کے لئے جس طرح علم کلام میں فلسفہ کو داخل کیا گیا۔ اسی طرح باطنی معلموں نے تصوف میں توجہ کو داخل کیا۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہدیں کہ یہ اس فن کو جانتے نہیں۔ اگر درحقیقت یہ کوئی جزو تصوف ہوتی۔ تو باہر کے ممالک میں بھی پائی جاتی۔ مگر سوائے ہندوستان اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والے اولیاء کے عرب۔ عراق۔ مصر اور ایران کے اولیاء کی کتب میں اس کی تعلیم نہیں ہے۔ جیسے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ۔ طالب مکیؒ۔ بایزید بسطامیؒ۔ جنید بغدادیؒ ہیں۔ ان کے حالات کو کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ راتوں کو اُٹھتے اور دُعائیں کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے۔ یہ تو اسی طرح ہے جس طرح آجکل کے جو نئے علوم ہیں۔ گو ان کا دین سے تعلق نہیں۔ مگر ہمیں ان سے واقف رہنا پڑتا ہے۔ اگر یہ ہو تو اس علم والے دین کی باتیں ہم سے نہیں سُن سکتے۔ اگر یہ علم درحقیقت روحانیت میں داخل ہوتا۔ تو غیر مذاہب کے لوگ اس کو نہ کر سکتے۔ اور یہ صرف سچے مذہب میں پایا جاتا۔ مگر اس کی ہر ایک مذہب کے پیرو اور ہر ایک خیال کے آدمی کا مشق کر لینا بتاتا ہے۔ کہ اس کا سچے مذہب سے تعلق نہیں۔

سوال۔ کیا اس کا سیکھنا جائز ہے۔ فرمایا۔ جائز تو ہے۔ مگر لغو ہے۔ میں نے سیکھا ہے۔ اور یہ معمولی بات ہے جاہل پیروں نے اس کو اپنی کرامت بنا لیا۔ حالانکہ اس میں کرامت وغیرہ کچھ نہیں۔ اگر کوئی سیکھے۔ تو چاہیئے کہ اسے لوگوں کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنائے۔

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

سوال۔ معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے۔ فرمایا۔ مسمریزم والا تو جب چاہے۔ یہ تماشہ کر سکتا ہے۔ اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے۔ لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جا سکتا اور نہ ہر شخص دکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھایا جا سکتا ہے اور معجزہ نہیں سکھایا جا سکتا۔ اور علمی فرق بھی ہیں۔

شق القمر ایک کشف اور پیشگوئی تھا

سوال۔ کیا شق القمر کا معجزہ کسی کی خواہش پر دکھایا گیا۔ فرمایا اس میں ایک پیشگوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائیگی۔ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا۔ اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں۔ چنانچہ اُس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔ اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا۔ تاکہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھے تھے۔ وہ ضرور دیکھتے۔ لیکن انھوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔

فرضی اعلان

۶۳۷

"انجمن تائید الاسلام" لاہور کے رسالہ بابت [illegible] میں بعنوان "مرزائیت سے توبہ" چند سطریں چھپی ہیں جنمیں ایک نام حکیم تاج الدین سند یافتہ ساکنہ بیرم پور بتلایا گیا ہے۔ مگر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس نام کا آدمی موضع بیرم پور میں کوئی نہیں ہے یہ محض دھوکہ دینے کے لئے لکھا گیا ہے۔ کیا منشی پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور اس نام کا آدمی بیرم پور میں ثابت کر سکتے ہیں۔ مخالفین کا یہ عام طریق ہوتا جاتا ہے۔ کہ فرضی یا دھوکہ سے اس قسم کے اعلانات شائع کراتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر فی الواقع بھی کوئی شخص ارتداد اختیار کرتا ہے۔ تو اس سے احمدیت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ لیکن مخالفین اس قسم کے اعلانوں کو تو خاص وقعت دیتے ہیں۔ لیکن احمدیت میں داخل ہونیوالوں کی فہرستیں جو شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ان پر غور نہیں کرتے۔ اور نہیں دیکھتے کہ باوجود مخالفت کوششوں کے احمدیت کس طرح دن بدن کامیاب ہو رہی ہے۔

غلام جیلانی خان احمدی۔ کلرک ڈاکخانہ [illegible]

تعلیم قرآن کی حفاظت

اخبار "مدینہ" اپنی اشاعت ۵ ۲ جون ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون بعنوان تعلیم قرآن کی حفاظت لکھتا ہے اور تجویز کرتا ہے۔ کہ گروہ علمار اسلام ملکر ایک تفسیر مستند مرتب کر دیں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔ مگر افسوس وہ اس وعدہ ربانی کو بھول جاتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - قرآن کریم کی حفاظت خدا نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ اور آج تک اسے پورا کرکے دکھایا۔ ظاہری حفاظت کے لئے حفاظ اور باطنی کے لئے سلسلہ مجددین جاری رکھا۔ اور اس ظلمت آفرین زمانہ میں اس نے مجددین کا سردار چودھویں صدی کا بدر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود مبعوث فرمایا۔ اور اسے خلعت نبوت سے سرفراز کیا۔ جس نے کفر و اسلام۔ ظلمت و نور۔ خیر و شر میں فرق کر دکھا دیا۔ اور قرآن مجید بیان کئے وہ وہ معارف بیان کئے کہ دنیا اس کی مثال لانے سے عاجز رہی۔ وہ علمار جنہیں "مدینہ" متوجہ کر رہا ہے۔ منہ چھپائے پھرتے ہیں۔ مگر اس آفتاب صداقت کی شعاعوں نے پنجاب کے افق سے اٹھ کر یورپ و امریکہ کی سرزمینوں اور افریقہ کے ریگستانوں کو منور کر دیا ؛

"مدینہ" اس مصلح اعظم امن و سلامتی کے شاہزادہ اور حق و صداقت کی آخری آواز کو مفسد قرار دیتا ہے مگر یہ بھول جاتا ہے۔ کہ جب کبھی کوئی خدا کا فرستادہ آیا۔ اور اس نے مفسدوں کو کہا کہ لا تفسدوا فی الارض تو مفسدوں نے اخبار مدینہ کے ہم آواز ہو کر کہا کہ انما نحن مصلحون۔ مگر خدا نے فیصلہ فرما دیا کہ الا انہم ہم المفسدون ولکن لا یشعرون۔ اگر ایک خط متعدد مردوں کی طرف لکھا جائے۔ جنہیں سے ہر ایک اس کا مفہوم الگ الگ بتلائے۔ اور ایسے میں اپنے آپ کو سچا اور دوسروں کو کاذب خیال کرے۔ تو اس خط کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کا کیا طریق ہے۔ کہ وہ بڑا آدمی میٹنگ کرکے اپنے اپنے مختلف مطالب کا نچوڑ نکالیں یا یہ ہے کہ خط لکھنے والا خود مفہوم بتلائے۔ اگر موخر الذکر طریق درست ہے۔ تو یہی طریق خدا کے کلام کے صحیح مفہوم کے سمجھانے کا ہونا چاہیئے۔ اسی لئے جب اسلام کئی فرقوں میں منقسم ہو گیا۔ اور ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر اور دوسرے کو باطل پر سمجھنے لگا۔ تو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق قرآن کی اصل تعلیم کا اظہار اپنے ایک خاص بندے کے ذریعہ کیا اور وہ لوگ جو دوزخ کے گڑھے پر کھڑے یا دوسرے لفظوں میں ایک دوسرے کی عداوت میں اندھے ہو رہے تھے۔ ان میں جنہوں نے اسے قبول کیا۔ وہ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ دوسرے لوگ بھی اگر چاہتے ہیں۔ کہ ان کے اختلافات مٹ جائیں اور انہیں قرآن کی صحیح تعلیم حاصل ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کو قبول کریں۔

اخیر میں میں ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں مودبانہ عرض کروں گا۔ کہ جو ترتیب قرآن کی حفاظت کی آپ کے سینہ میں ہے۔ قابل قدر ہے۔ مگر اس کا پورا ہونا زمینی ہتھیار کے ذریعہ ممکن نہیں ؎

از بندگان نفس رہ آں یگان مپرس
آنجا کہ گرد خواست سوار کردراں بجو

خدا کا کلام خدا کے کلام سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ نہ کہ صرف و نحو کی گردانوں سے۔ اور اس کا سمجھانا اسی کا کام ہے۔ جسے خدا مامور کرے۔ اسلئے آپ کا فرض ہے۔ کہ حضرت مہدی معہود و مسیح موعود کے جھنڈے کے نیچے حاضر ہو جائیں۔ کہ امن و سلامتی کا یہی ایک مقام ہے۔ اور اسلام کی ترقی اسی سے وابستہ ہے۔ لیکن اگر یہ توفیق نہیں ملتی تو اس امن کے شہزادے کی راہ میں تو نہ بیٹھیں۔ کیونکہ اسے کہا گیا ہے کہ میں تیرے رستہ کے ہر ایک پتھر کو اٹھا دونگا۔ اور بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ جو تجھ سے ٹکرائیگا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ ہر ایک صاحب عقل و ہوش انسان کا کام ہے کہ وہ شخص جو خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جس کی صداقت کے ہزاروں نشان ہیں جو دنیا اس کے متعلق ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ اور جلد بازی سے کوئی ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالے۔ جو اس کیلئے دین و دنیا میں خسران کا موجب ہو۔ راقم مشتاق حسین ۔ گوجرانوالہ

مطبوعات جدیدہ

احمدیہ کلنڈر ۱۹۲۳ء ٹائیپ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ اکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد دکن نے سال حال کا نہایت خوبصورت انگریزی میں کلنڈر شایع کیا ہے۔ ہر انگریزی مہینہ کی تاریخوں کے لئے الگ الگ ورق ہے۔ عنوان میں "سلسلہ احمدیہ" لکھ کر اس کے نیچے حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اطلاع۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا نام و پتہ قرآن کریم کی آیت ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اور حضرت مسیح موعود کا الہام دنیا میں "ایک نذیر آیا الخ" کا ترجمہ انگریزی میں درج ہے۔ تبلیغ احمدیت کا یہ بھی عمدہ طریق ہے۔ خدا تعالیٰ نتیجہ خیز بنائے ؛

نماز مترجم یہ ۲۴ صفحات کا رسالہ جیبی سائز پر تیسری بار شائع ہوا ہے جس میں سب نمازوں کے پڑھنے کے طریق اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ مع ہدایات فقہی درج ہیں یہ رسالہ مبتدیوں اور بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اس سے نماز کے متعلق تمام ضروری مسائل معلوم ہو جاتے ہیں۔ کتابت اور کاغذ اچھا ہے۔ قیمت فی جلد ۱۰/-

احمدی جنتری ۱۹۲۳ء اسمیں علاوہ جنتری کے مضمون کے حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ضروری اور اہم مضامین نظم و نثر مختلف عنوانوں کے ماتحت درج کئے گئے ہیں۔ جن کے متعلق یہ کوتاہی کی گئی ہے کہ ساتھ اصل حوالے نہیں دئے گئے۔ قیمت ۳/-

صداقت مسیح موعود اس عنوان سے حضرت مسیح موعود کی تائید میں چھ آیتیں اور چار حدیثیں خوبصورت جلی قلم سے سفید چکنے کاغذ کے ایک صفحہ پر شائع کی گئی ہیں۔ قیمت ۱/-

وفات مسیح ناصری یہ بھی ایک قطعہ ہے جس میں وفات مسیح پر چند آیتیں اور حدیثیں جلی قلم سے لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۱/-

احمدی کلنڈر اردو اسمیں عرح کے نیچے حضرت مسیح موعود کے ایک مضمون کا کچھ حصہ برائے نصیحت جماعت اور دو حاشیوں پر مہینوں کا حساب اور تاریخوں پر مشہور واقعات تاریخ سلسلہ اور دو سال ... حدیث نبوی صلعم۔ قیمت ۱/- ان کے ملنے کا پتہ :- میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب - قادیان ؛

فہرست نومبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء

۶۶۸- مسماۃ نجیبن صاحبہ علاقہ آسام
۶۶۹- مسماۃ جیراں صاحبہ ״
۶۷۰- مسماۃ شہیداں صاحبہ ״
۶۷۱- مسماۃ فقیراں صاحبہ ״
۶۷۲- مسماۃ دلہنی صاحبہ ״
۶۷۳- ״ سلوہ بی بی ״
۶۷۴- بلوہ بی بی صاحبہ ״
۶۷۵- وزیراں صاحبہ ״
۶۷۶- جمن بی بی صاحبہ ״
۶۷۷- اناراں صاحبہ ״
۶۷۸- پیر دلی بی صاحبہ ״
۶۷۹- تیرز صاحبہ ״
۶۸۰- جمنا ״
۶۸۱- جمنی صاحبہ ״
۶۸۲- مولوی سید حسین شاہ صاحب گوجرانوالہ
۶۸۳- اہلیہ عبد الغفور صاحب ضلع جہلم
۶۸۴- لسوجیب الله صاحب کشمیر
۶۸۵- شیخ شمس الدین صاحب سرگودہا
۶۸۶- محمد صاحب ״
۶۸۷- خوشی محمد صاحب گجرات
۶۸۸- سندر داس صاحب سرگودہا
۶۸۹- اہلیہ چوہدری شادی خاں صاحب اندر گڑھ پنجاب
۶۹۰- عجب علی خاں صاحب ״
۶۹۱- حکیم مولا بخش صاحب ״
۶۹۲- نور محمد صاحب پشاور
۶۹۳- حکیم نصیر الدین صاحب قریشی گوجرانوالہ
۶۹۴- عبد العزیز صاحب ملتان
۶۹۵- عبد الله صاحب ضلع گجرات

۶۹۶- رمضان صاحب ضلع گجرات
۶۹۷- رابعہ بی بی صاحبہ ״ ״
۶۹۸- شمس الدین صاحب ״ شاہ پور
۶۹۹- محمد صاحب ״ ״
۷۰۰- مہنگا صاحب ״ امرتسر
۷۰۱- سید عبد الحکیم صاحب ״ کٹک
۷۰۲- عابدین صاحب ״ سندھ
۷۰۳- گھسیٹا صاحب ״ گوبند پور
۷۰۴- ابو بکر صاحب ״ سیلون
۷۰۵- شیخ الہ بخش صاحب ״ لاہور
۷۰۶- محمد امین الدین صاحب ״ بہار
۷۰۷- ملک محمد اکبر صاحب ״ پشاور
۷۰۸- صاحب بیگم صاحب ״ جالندھر
۷۰۹- اہلیہ صاحبہ سید زمان علی صاحب لاہور
۷۱۰- مقبول حسین صاحب بھاگلپور
۷۱۱- بگا صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۱۲- غلام غوث صاحب ״ ״
۷۱۳- غلام حیدر صاحب ״ ״
۷۱۴- محمد اسمعیل صاحب ״ ״
۷۱۵- فضل الہی صاحب ״ پشاور
۷۱۶- خواجہ عبد الکریم صاحب کشمیر
۷۱۷- حکیم عبد الحق صاحب امرتسر
۷۱۸- اہلیہ صاحبہ ״
۷۱۹- فضل رحمان صاحب پشاور
۷۲۰- محمد خان صاحب ״
۷۲۱- مستری غلام محمد صاحب ״ سندھ
۷۲۲- اہلیہ تلی خانزادہ محمد صاحب تا...
۷۲۳- نواب خان صاحب گجرات
۷۲۴- عبد الغفار صاحب کشمیر

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

دوستو! مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مہربانی و عنایت سے آپکی دیرینہ خواہش بر آئی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار نادر اور بیش بہا کتابوں کے شائع کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں دوست کافی سے زیادہ رقم پیش کرکے پڑھنی حاصل نہ کر سکتے تھے۔ مگر اب معمولی قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ یعنی

منن الرحمٰن	قیمت	۱۲/
البلاغ (فریاد درد)	״	۸/
تجلیات الہیہ	״	۱/
ترغیب المومنین	״	۳/

یہ وہ کتابیں ہیں جو ہماری یا کسی اور کی تعریف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ خدا کے فرستادہ سلطان القلم کی تصنیف ہیں۔ اس لئے ہم اس سادہ اعلان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ خواہشمند احباب اس علمی ذخیرہ کو جس کے وہ مدت مدید سے خواہاں تھے۔ جلد ہی جلد منگوا لینگے۔ لیکن جن دوستوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ انہی کی تعمیل ہو سکیگی۔ کیونکہ ان کتابوں کی تعداد تھوڑی ہے

درخواستیں آنے کا پتہ

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

تریاق چشم کے متعلق تازہ سرٹیفکیٹ

اخی فی اللہ جناب مرزا حاکم بیگ صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ الفضل ۲۴ مئی ۲۲ء دیکھکر مجھکو آپ کا تریاق چشم منگوانے کی تحریک ہوئی تھی۔ میری آنکھیں دکھتی تھیں۔ اس کے آجانے پر مجھکو تو صرف تین دفعہ ہی کے استعمال سے بالکل آرام ہوگیا تھا۔ پھر جب سے میں اسکو یہاں گاؤں میں ہر ایک قسم کے مریض چشم کو استعمال کرا رہا ہوں شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک کیواسطے حد درجہ مفید اور بے ضرر پایا ہے۔ ذاتی تجربہ صحیح معنوں میں تریاق چشم ہے۔ لاثانی دوا ہے۔ بچے اور بڑے ہر عمر کے تڑپتے ہوئے (کوئی ککروں کی تکلیف سے اور کوئی آنکھوں کے ابل جانے اور بے طرح سرخ ہو جانے کے درد سے) آتے ہیں اور فوراً تسکین لیکر (صرف پہلی سلائی سے) جاتے ہیں کہ ایسے بچے بھی آئے ہیں۔ کہ نہ خود سوئے ہیں اور نہ ماں کو سونے دیا ہے۔ ماں نے پھر پھر کر رات بسر کی ہے اور بڑے بھی کہ جو تڑپتے ہیں اور نہ لیٹے آرام آتا ہے اور نہ بیٹھے اور بیتاب ہو کر پھرتے ہیں۔ مگر سبحان اللہ ایک ہی دفعہ کے لگانے سے آرام کی نیند سوئے ہیں۔ علاوہ ازیں میں نے ایک پاس کے گاؤں کے .... صاحب کو بھی تھوڑا سا لوگوں میں استعمال کے واسطے دیا تھا۔ ان کے گھر میں بھی ککروں کی دیرینہ شکایت تھی۔ انہوں نے مجھکو لکھا بھی تھا اور زبانی بھی کہا ہے کہ یہ تریاق چشم لاثانی دوا ہے ہر ایک مرض چشم پر اکسیر کا حکم رکھتی ہے جسکو بھی دی ہے۔ فوری فائدہ ہوا ہے۔ اور مجھکو انہوں نے التجا کی ہے کہ مجھکو منگوا دو۔ اور آپ اسکی بہت بہت اشاعت کریں ہر ایک اخبار میں اشتہار دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دیوے۔ اور کثیر حصہ مخلوق کا آپکے ذریعہ سے آرام پاوے آمین ثم آمین۔ یہاں تو ہر ایک شخص خواہش کرتا ہے۔ کہ میرے گھر میں یہ تریاق چشم موجود رہے مگر ناداری نے لوگوں کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ تاہم کئی ایسے ہیں جو منگوانے کو تیار ہیں۔ میں آرڈر بھیجنے کو تھا جو الفضل ۲۵ ۲۲ء میں پڑھکر افسوس ہوا کہ آپ کے پاس تریاق چشم ختم ہے۔ اور آپ بنانے کی فکر میں ہیں۔ لہذا دریافت حال عرض ہے کہ کبتک تیار ہوگا۔ اگر میں قیمت پیشگی وصول کرکے بھیجدوں تو کتنے عرصہ میں طیار ہو سکتا ہے۔ اغلباً دو تین تولہ کا آرڈر تو ضرور بھیجوں گا۔ والسلام خاکسار۔ اصغر علی احمدی ہیڈ کلرک محکمہ نہر (رخصتی) اچھرالہ براستہ واڈیوں ضلع شیخوپورہ۔ ۲۲-۶-۲۲ء تریاق چشم پانچ روپیہ تولہ ہے

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

اخبار کے لئے مترجم کی ضرورت

دہلی میں ہفتہ وار انگریزی اخبار کے لئے مترجم کی ضرورت ہے۔ احمدی بھائی ہو فی الحال تیس روپے اور کھانا ملے گا۔ جو صاحب جانا چاہیں منیجر الفضل کو اطلاع دیں۔

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی نوجوان ہیں۔ ٹائپسٹ۔ اکونٹ کلرک جنرل کلرک کا کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ چھ سات سال کا تجربہ ہے۔ ان کے لئے کسی اچھی ملازمت سے ناظر صاحب امور عامہ کو اطلاع دیجائے۔

رشتہ کی تلاش

ایک احمدی زمیندار کا لڑکا اور لڑکی دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ گئے ہیں۔ اہل حاجت مولانا امام الدین۔ گولیکی ضلع گجرات سے خط وکتابت کریں۔

میں اپنا مکان فروخت کرتا ہوں

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں۔ جو بورڈنگ ہائی سکول کے بالمقابل شرقی رخ دارالفضل میں برلب سڑک کلاں ۵۰۰ مربع گز زمین ہے۔ چار کوٹھڑیاں دو کمرے بڑے بڑے ہیں۔ جو ۲۰ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں۔ باورچیخانہ غسل خانہ سب ضروریات موجود ہیں۔ باہر سے پختہ ہے اندر سے کچے خام قیمت کا تصفیہ بالمشافہ کر لیں۔ یا اپنے کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت خط وکتابت سے معاملہ رکھیں۔

سید عبدالرحمٰن عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع اضافہ وترمیم چھپ گئی جلد منگوائیے

الخطبہ

ہمارے پاس جنڈ گلی زئی۔ کشمیری۔ پٹھان اور مغل قوم کی لڑکیوں کے رشتوں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ ہر چہار مندرجہ بالا اقوام کے معزز اور تعلیم یافتہ تاجر یا ملازمت پیشہ احباب کی درخواستیں بمعہ اپنے تفصیلی حالات کے دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بیع سلم خشت پختہ

ماہ جولائی ۱۹۲۲ء کے اندر اندر بقدر ضرورت سوا روپیہ فی ہزار کی شرح سے روپیہ پیشگی دفتر محاسب میں جمع کرادیں تو ماہ نومبر ۱۹۲۲ء میں خشت درجہ اول (۹ × ۴ ۱/۲ × ۲) بشمولیت پریت فیصدی دس خشت ناقص دیدی جاویگی۔ اور جو صاحب اگست کے اندر اندر روپیہ بھیجینگے ان کو ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء کے اندر اندر خشت دیجاوے گی۔

المشتہر

عبدالرحمٰن ٹھیکیدار بھٹہ قادیان پنجاب

تجرید بخاری

صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل وناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب وشام نے مصنف کو اس کی سند میں خطاب فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھپا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب عاشقان کلام رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ حجم سوا پانچسو صفحہ قیمت ۴ر محصولڈاک ۸ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت وتصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔

حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت ۱۲ر محصولڈاک ۲ر

مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ لاہور

ہندوستان کی خبریں

سکھر میونسپلٹی اور والدہ علی برادران

میونسپلٹی سکھر نے والدہ علی برادران کو خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا۔ جو کھدر کے خریطہ میں بند تھا۔

ایڈیٹر کانگرس کی گرفتاری

دہلی ۱۰ جولائی۔ مولوی قطب الدین صدیقی ایڈیٹر کانگرس (ایک اردو روزانہ اخبار) کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف) بغاوت کے الزام میں ان کے دفتر میں گرفتار کر لیا گیا۔

بندے ماترم پر ہتک عزت کے مقدمات

لاہور ۱۰ جولائی۔ مسٹر اوگلوی۔ گرے وغیرہ صاحبان نے اخبار بندے ماترم کے خلاف ۴۰ ہزار روپے کے ازالہ حیثیت عرفی کے تین مقدمات دائر کئے ہیں۔

بیش قیمت انگشتریوں کی چوری

مدراس ۷ جولائی۔ کوچین کے ڈپٹی مجسٹریٹ نے ایک سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ ایک شخص بمبئی کوچین کی عمارت میں جا گھسا جہاں ایک عورت سو رہی تھی۔ اور چالاکی سے اس کی دو انگشتریاں اتار لیں۔ جن کی قیمت ڈیڑھ ہزار پونڈ تھی۔ ان کا سونا تو گلا کر فروخت کر دیا گیا۔ اور ہیرے علیحدہ بیچ دئے گئے۔

مولوی حسرت موہانی کے مقدمہ کا فیصلہ

بمبئی ۱۱ جون۔ سر لالو بھائی شاہ چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس کرمپ نے آج مولوی حسرت موہانی کے دوسرے مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ کہ فاضل سیشن جج نے ملزم کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند ملزم پایا۔ اور اسے دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ اگر موجودہ مقدمہ بھی درست خیال کیا جاتا۔ تو بھی ہم اسے پہلی سزا کو منسوخ کئے بغیر دوسری سزا عائد نہیں کر سکتے۔

ہندوستان میں سیاسی قیدیوں کی تعداد

شملہ ۱۱ جولائی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ مقامی حکومتوں سے جو اعداد و شمار حاصل کئے گئے ہیں۔ قیدیوں کی ان کی تعداد زیر دفعات ۱۲۱ الف ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف ۱۰۸ تعزیرات ہند ۱۰۷ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری۔ قانون امتناع مجالس مفسدانہ اور قانون جرائم سرحد کے ماتحت ۳۸۱۵ ہے۔ ان میں فسادی موپلوں کی تعداد شامل نہیں ہے۔

مسٹر تلک کی دوسری برسی

پونا ۱۰ جولائی۔ مسٹر تلک کی دوسری برسی نہایت دھوم دھام سے منائی گئی۔ میونسپلٹی کی منڈی اور بازار بند تھے۔ منڈی کے میدان میں ہزار ہا غربا و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ مسٹر این سی کیلکار نے خود اچھوت اشخاص کو کھانا کھلایا۔ مردانہ زنانہ جلسے منعقد کئے گئے۔ حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔

حکیم اجمل خاں سے اپیل

پرتاب کے ایڈیٹر نے ایک کھلے خط میں حکیم اجمل خاں سے اپیل کی ہے کہ پنجاب میں ایک دو ہفتہ قیام کریں۔ اور ہندو مسلم حلقوں میں جو عناد پھیلا ہوا ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے اپنے اثر سے کام لیں۔

عورت کی سرکردگی میں ڈاکہ

رنگمون۔ ضلع ہزارہ میں ڈاکوؤں کی ایک جماعت نے ڈاکہ ڈالا ہے۔ جس کی سرغنہ ایک بوڑھی عورت بیان کی جاتی ہے۔ ڈاکہ کے وقت عورت مذکور مکان کے باہر حفاظت کے لئے کھڑی رہی۔ اور وقتاً فوقتاً وہ بندوق کے فائر کر کے لوگوں کو مداخلت سے روکتی تھی۔ وہ عورت اور اس کی جماعت کے دو آدمی گرفتار ہو گئے ہیں۔

لارنس کے بت کے اٹھائے جانے کا سوال

لاہور ۱۲ جولائی۔ میونسپل کمیٹی لاہور کا کل جو اجلاس ہوا اس میں لارڈ لارنس کے بت کو مال روڈ سے اٹھانے کے متعلق تنازعہ کی یاد کو پھر تازہ کیا گیا۔ حکومت کے خط کا جواب غور کے لئے ہوس کے روبرو پیش کیا گیا۔ گورنمنٹ کے خط میں لکھا ہے کہ یہ بت کمیٹی کے پاس امانت ہے۔ کمیٹی نے جواب میں لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس بارے میں جو روش اختیار کی ہے۔ وہ ناپائیدار ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بت کے گرد پہرہ کھڑا کرنا اور میونسپل افسر کو حتیٰ کہ پیمائش کے لئے بھی احاطہ بت کے اندر جانے سے روکنا قطعاً غیر منصفانہ فعل ہے۔

ملیبار میں طوفان

کالی کٹ ۱۰ جولائی۔ گذشتہ ہفتہ میں ملیبار میں تقریباً لگاتار موسلا دھار بارش ہوئی۔ بلا کی طغیانی ہے۔ متعدد سکونتی مکانات بہ گئے ہیں۔ زیر آب رقبہ میں سخت مصیبت کا سامنا ہے۔

موپلوں نے مسلمان کو بھی قتل کیا

کالی کٹ ۱۱ جولائی۔ خان بہادر چیکولی۔ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس کو فسادات ملیبار کے پہلے ہفتہ میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں چھ موپلوں پر مقدمہ چل رہا تھا تین کو پھانسی کی اور باقی کے ملزموں کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔ جیوری نے موخر الذکر میں سے دو کی جوانی پر رحم کئے جانے کی سفارش کی ہے۔

ایڈیٹر اکالی کی گرفتاری

لاہور ۱۲ جولائی۔ سردار ہیرا سنگھ ایڈیٹر اکالی روزانہ سکھ اخبار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

امتحان پولیس کے پرچے

شملہ ۱۱ جولائی۔ حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انڈین (امپیریل) پولیس امتحان کے امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دسمبر ۱۹۲۱ء میں ہندوستان میں انڈین (امپیریل) پولیس کے امتحان میں جو پرچے دئے گئے ہیں۔ وہ بورڈ آف ایجوکیشن پمفلٹ نمبر ۱۳ کے نام سے شائع ہو گئے ہیں۔ جو ۸ر فی کاپی کے حساب سے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ انڈیا کلکتہ سے مل سکتے ہیں۔

مہاجرین ہند اور افغانستان

پچھلے دنوں جو خبر شائع ہوئی تھی کہ مہاجرین کو افغانستان سے ایران کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ اس کی تردید ہمعصر "اتحاد مشرقی" نے کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ مہاجرین امن و اطمینان سے رہتے ہیں۔ البتہ بعض حکام نے چند مہاجرین کو کچھ شبہات کی بنا پر ایران کی طرف

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن میں ہولناک طوفان

لنڈن - ۹ رجولائی سخت ہولناک طوفان نے لنڈن کے نقبہ میں ۲۷۰۰ ٹیلیفون لائینوں اور ۲۰۰ ٹرنک لائینوں کا سلسلہ درہم برہم کر دیا۔ متعدد شہروں کا جن میں [illegible] ہے۔ سلسلہ مخابرات منقطع ہو گیا [illegible] ساتھ برقی پیامات کے سلسلہ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

مسٹر شاستری نیوزیلینڈ میں

ولینگٹن - ۱۰ رجولائی مسٹر شاستری یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور شاہی مہمان کے طور پر ۲۷ رجولائی تک نیوزیلینڈ میں مقیم رہینگے۔

اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت کی غرض سے ماسکو میں میلہ

ماسکو - ۹ رجولائی نجنی ناوگوراد کا میلہ محض ایران، افغانستان، جنیوا اور بخارا کے ساتھ تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے کھولا جاتا ہے۔ ان ممالک کے ساتھ تجارت میں کوئی مزاحمت نہیں کی جائیگی صرف معمولی محصول لے لیا جائیگا۔

شاہ ایران کی سیاحت

شاہ ایران - ایک عرصہ یورپ کے لئے قیام کی غرض سے دوسین پہنچ آئے ہیں۔

ہیگ کانفرنس کا خاتمہ

ہیگ - ۱۸ رجولائی - کانفرنس کے صدر نے اعلان کیا - کہ روسیوں نے ایسی روش اختیار کر رکھی ہے۔ کہ گفت و شنید کے تسلسل سے کوئی مفید مطلب برآمد ہونے کی توقع نہیں ہے۔ البدکی خیار روسیوں کی روش کی وجہ سے ہیگ کانفرنس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

مصری جلاوطنوں کی رہائی کا مطالبہ

لنڈن ۱۸ رجولائی - متعدد بارسوخ اراکین کونسل نے پارلیمنٹ کی ممبری انجمن کی طرف سے دستخط کر کے ایک خط مسٹر لائڈ جارج کے نام روانہ کیا ہے جسمیں سعد زاغلول پاشا اور دیگر محبان مصر کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔

روس میں ایک اور انقلاب

مسٹر لینن کے جسمانی اور دماغی اضمحلال کی وجہ سے مسٹر رکو اور کیمنف کے بر سر اقتدار ہو جانے سے روس میں انقلاب جدید کا خیال ہے۔ اور جس کا اثر تمام یورپ پر پڑتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ٹراٹسکی انقلاب جدید قائم کرنے کے لئے فوجیں جمع کر رہا ہے۔

ولایت میں دستکاری کی قدر

لنڈن - ۱۰ رجولائی کرسٹی کی دکان پر رمبرینڈ نامی ایک تصویر ۱۳۸۰۰ اشرفی کو بکی ایک دوسری تصویر لیکن لانٹ ۲۵۰۰ اشرفیوں کو بیچی گئی۔

برطانی لاٹ پادری کی درخواست مسترد

لنڈن ۱۱ جولائی۔ سوویٹ حکومت نے کنٹربری کے اسقف اعظم کی درخواست منظور نہیں کی۔ کہ اسے گرجا پر سوویٹ کے بیان کردہ حملہ اور خزائن گرجا کے انتقال کی نسبت تحقیقات کرنے کے لئے ایک نیابتی وفد بھیجنے کی اجازت دی جائے۔

لارڈ ہیڈلے کا دیوالہ

لنڈن - ۱۱ رجولائی - لارڈ ہیڈلے نے ہاؤس آف لارڈس میں آئرلینڈ کے مالکان زمین کی مشکلات کا ذکر کیا۔ لارڈ موصوف نے بیان کیا۔ کہ حقیقتہً وہ دیوالئے قرضہ کے قابل ہیں۔ اور آئرلینڈ میں ان کی جائداد اس قدر وسیع ہے کہ اس کی کم از کم قیمت بھی ان کے قرضوں سے زیادہ ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ان کے مکانات اور اراضی کو ڈاکوؤں نے تباہ کر دیا ہے۔

لیڈی ولسن کا ممبری سے انکار

لنڈن ۱۳ رجولائی - لیڈی ولسن کو سر ولسن کی جگہ ممبری کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر انہوں نے امید واری سے انکار کر دیا۔

ہوائی جہاز کے ذریعہ مسافت

لنڈن - ۱۰ رجولائی لفٹنٹ ویلیئرڈ لیسی ٹولنس کو پیرس بذریعہ ہوائی جہاز ۱۱ گھنٹے اور ۵۰ منٹ میں پہنچے۔ تمام مسافت ۱۷۰۰ کیلو میٹر ہے جسمیں آٹھ سو کیلو میٹر پانی کا راستہ ہے۔

سرمائیکل اوڈوائر

سرمائیکل اوڈوائر نے سرسنکرن نائر کو نوٹس دیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب گاندھی اور انارکی میں جو ہتک آمیز بیان شائع کیا ہے۔ اس کے متعلق ہرجانہ ادا کریں۔ اس کتاب میں سرمائیکل اوڈوائر کے پنجاب میں زمانہ نظم ونسق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سرسنکرن نائر [illegible] مقدمہ لڑے گے۔

جرمنی میں خفیہ اسلحہ کی برآمد

برلن - ۱۲ رجولائی۔ ہمبرگ میں خفیہ اسلحہ کی تلاش کی گئی - ۱۲ سو بندوقیں - ۵۰ کلدار توپیں اور بہت سا سامان اسلحہ اور گولی بارود برآمد ہوا ہے۔

ولایتی ریلوں کے کرایہ میں تخفیف

لنڈن - ۱۳ رجولائی انگلستان اور ویلز کی کمپنیوں اور برطانی مصنوعات کی کمپنیوں کے درمیان معاہدہ ہو جانے کی بنا پر جس کی کل تصدیق ہو گئی ہے۔ پہلی اگست سے ریلوں کے کرایہ میں عام تخفیف کی جائے گی۔

امریکن ہڑتالیوں پر فائر کیا گیا

شکاگو - ۹ رجولائی - ملازمین ریلوے ورکشاپ کی ہڑتال کے سلسلہ میں متعدد وارداتیں رونما ہوئے ہیں۔ ہڑتالیوں نے مخالف ہڑتال جماعت کی محافظ گارد پر سنگباری کی۔ گارد نے فائر کیا ہڑتالی لوراس کا چودہ سالہ بیٹا ہلاک ہوا۔

جرمنی کی سازشیں

برلن ۱۳ رجولائی - اخبار روٹو فردار [illegible] رقمطراز ہے کہ اولڈنبرگ میں مدبر ہارڈن پر حملہ کرنے کا محرک جرمن نیشنلسٹ تحریک کا بانی الیر گرینا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے حملہ آوروں کو ۲۰۰۰۰ مارک دیئے تھے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا)